

خور و نوش

تعیین خباثت

(۱)

عَنْ بَنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ. (مسلم، رقم ۴۹۹۴)

حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے اور چنگال والے پرندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

توضیح:

اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے طبیات کو حلال اور خباثت کو حرام قرار دیا ہے، جیسا کہ درج ذیل آیات سے واضح ہے۔

۱۔ ”ایمان والو، کھاؤ پاکیزہ چیزیں جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں اور اللہ ہی کا شکر ادا کرو، اگر تم اسی کی بندگی کرنے والے ہو۔ اس نے تو بس تمہارے لیے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ حرام ٹھیرایا ہے۔“
(البقرة: ۱۷۲-۱۷۳)

۲۔ ”کہہ دو: میں تو اس وحی میں جو میری طرف آئی ہے، کسی کھانے والے پر کوئی چیز جسے وہ کھاتا ہے، حرام نہیں پاتا، سوائے اس کے کہ وہ مردار ہو یا بہایا ہوا خون یا سور کا گوشت، اس لیے کہ یہ سب ناپاک ہیں یا اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے اللہ کے سوا کسی اور کے نام کا ذبیحہ۔“ (الانعام ۶: ۱۴۵)

درج بالا حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خور و نوش کے حوالے سے قرآن کے بتائے ہوئے اصول طہیات و خبائث کا اطلاق کرتے ہوئے ہمیں یہ بتایا ہے کہ کچلی والے درندے اور چنگال والے پرندے خبائث میں سے ہیں، لہذا یہ ممنوع ہیں۔

(۲)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو... أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَعَنْ الْجَلَالَةِ وَعَنْ رُكُوبِهَا وَعَنْ أَكْلِ لَحْمِهَا. (نسائی، رقم ۴۴۵۲)

حضرت محمد بن عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے... کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور جلالہ سے، یعنی اس پر سواری کرنے اور اس کا گوشت کھانے سے بھی منع فرمایا۔

توضیح:

شریعت نے ہمارے لیے صرف طہیات ہی کو حلال ٹھہرایا ہے۔ یہ حدیث اس چیز کو واضح کرتی ہے کہ پالتو گدھا اور جلالہ طہیات میں سے نہیں، بلکہ یہ خبائث میں سے ہیں۔ جلالہ اس جانور کو کہتے ہیں، جسے گندگی کھانے کی عادت پڑ گئی ہو اور اس وجہ سے وہ بدبودار ہو گیا ہو۔ آپ نے جلالہ پر سواری کرنے سے بھی منع فرمایا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ سوار ہونے کی حالت میں اس کا پسینہ سوار کے جسم کو لگتا ہے۔

حرمت متعہ اور تعیین خباثت

(۳)

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.
(بخاری، رقم ۴۲۱۶-مسلم، رقم ۳۴۳۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا تھا۔

توضیح:

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مردوں کے لیے عورتوں سے بھی تسکین حاصل کرنے کا جائز راستہ کیا ہے؟ اسے بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”اور تم میں سے جو لوگ مجرد ہوں اور تمہارے لونڈی غلاموں میں سے جو صلاحیت رکھتے ہوں، ان کے نکاح کردو۔ اگر وہ غریب ہوں گے تو اللہ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا اور اللہ بڑی وسعت اور بڑے علم والا ہے۔ اور جو نکاح کا موقع نہ پائیں، انہیں چاہیے کہ عفت اختیار کریں، یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے۔“
(النور: ۳۲-۳۳)

ان آیات میں یہ بات بالکل واضح کر دی گئی ہے کہ عورتوں سے جنسی تسکین حاصل کرنے کا ایک ہی طریقہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جائز ہے، اور وہ نکاح ہے۔

نکاح ایک معروف چیز ہے۔ یہ علانیہ ایجاب و قبول کے ساتھ مرد و عورت کے درمیان مستقل رفاقت کا عہد ہے۔ نکاح کی اصل فطرت یہی ہے کہ یہ زندگی بھر کے تعلق کے ارادے کے ساتھ عمل میں آئے، جبکہ متعہ محض ایک متعین مدت تک کے لیے ہوتا ہے اور یہ نکاح کی اصل فطرت ہی کے خلاف ہے۔

درج بالا حدیث ہمیں یہ بتاتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن قرآن کی اس ہدایت کو سوسائٹی میں

نافذ کرتے ہوئے مرد و عورت کے درمیان متعہ کے تعلق کو ممنوع قرار دے دیا۔
پالتو گدھے کا گوشت کھانے سے منہا ہی کی وجہ اس کا خبائث میں سے ہونا ہے، جیسا کہ پچھلی حدیث کے تحت بیان ہوا ہے۔

خون اور مردار کی حرمت میں استثنا

(۴)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنََّّهُ قَالَ: أَحَلَّتْ لَنَا مَيِّتَتَانِ وَدَمَانِ: الْجِرَادُ وَالْحِيتَانُ وَالْكَبِدُ وَالطَّحَالُ. (بیہقی، رقم ۱۱۲۸)

حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ ہمارے لیے دو مردار اور دو خون یعنی ٹڈی اور مچھلی اور جگر اور تلی حلال ٹھہرائے گئے ہیں۔

توضیح:

خورد و نوش میں حلت و حرمت کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”کہہ دو: میں تو اس وحی میں جو میری طرف آئی ہے، کسی کھانے والے پر کوئی چیز جسے وہ کھاتا ہے، حرام نہیں پاتا سوائے اس کے کہ وہ مردار ہو یا بہایا ہوا خون یا سؤر کا گوشت، اس لیے کہ یہ سب ناپاک ہیں یا اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے اللہ کے سوا کسی اور کے نام کا ذبیحہ۔“ (الانعام: ۱۴۵)

اس آیت میں یہ واضح طور پر بتا دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مردار اور خون، دونوں کو حرام ٹھہرایا ہے۔ درج بالا حدیث بتاتی ہے کہ دو مردار، یعنی ٹڈی اور مچھلی حرام نہیں ہیں اور اسی طرح دو خون، یعنی جگر اور تلی بھی حرام نہیں ہیں۔ ان دونوں میں دراصل کوئی تضاد نہیں ہے، کیونکہ قرآن میں مردار اور خون کے الفاظ اپنے عرف عام کے مطابق بولے گئے ہیں اور حدیث میں ان الفاظ کے غلط اطلاق سے بچانے کے لیے انھیں ان کے عام اطلاق سے ہٹ کر بولا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ مردہ مچھلی اور ٹڈی حرام نہیں ہیں، اگرچہ یہ مردہ ہی ہوتی ہیں اور نہ جگر اور تلی حرام ہیں، اگرچہ

یہ خون ہی سے بھری ہوئی ہوتی ہیں، کیونکہ عرف عام میں نہ مری ہوئی مچھلی اور ٹڈی کو مردار کہا جاتا ہے اور نہ جگر اور تلی کو خون کہا جاتا ہے۔

تعیین طیبات

(۵)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَتَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ الطَّهُّورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مِيتَتُهُ. (نسائی، رقم ۵۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم لوگ سمندر میں سفر کرتے ہیں اور ہمارے ساتھ تھوڑا سا ہی پانی ہوتا ہے، اگر ہم اس سے وضو کرنے لگ جائیں تو پھر پیا سے رہ جائیں گے، تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار بھی حلال ہے۔

توضیح:

اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ واضح کیا ہے کہ سمندر کا پانی طیبات میں سے ہے۔ چنانچہ یہ پاک شمار ہوگا اور اس کا مردہ جانور بھی طیبات میں سے ہے۔ لہذا یہ بھی حلال تصور ہوگا۔ قرآن نے مردار کو حرام قرار دیا ہے۔ یہ حدیث بتاتی ہے کہ قرآن نے حرام چیزوں کو بیان کرتے ہوئے، مردار کا لفظ جس معنوں میں بولا ہے، اس کا اطلاق سمندر کے مردہ جانور پر نہیں ہوتا۔

جانور کا تذکیہ

(۶)

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أَحَدُنَا أَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهُ سِكِّينٌ أَيْذُبُحَ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا؟ فَقَالَ أَمُرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. (ابوداؤد، رقم ۲۸۲۴)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول، آپ فرمائیں کہ اگر ہم میں سے کوئی اپنا شکار پالے اور اس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا وہ پتھریا لکڑی کے ٹکڑے سے ذبح کر لے؟ آپ نے فرمایا: جس چیز سے چاہو، خون بہا دو اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لو۔

توضیح:

جانور کا تذکیہ کرنے میں اصل چیز یہ ہے کہ اس کا خون بہایا جائے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے۔ اس سے فرق نہیں پڑتا کہ خون کس چیز سے بہایا گیا ہے۔

شکار سے متعلق فقہی مسائل

(۷)

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ، فَقَالَ: إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ فَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَإِنْ أَدْرَكَتَهُ لَمْ يَقْتُلْ فَادْبَحْ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنْ أَدْرَكَتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ فَقَدْ أَمْسَكَهُ عَلَيْكَ، فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَطْعَمْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ

خَالَطَ كَلْبُكَ كِلَابًا فَقَتَلَنَ فَلَمْ يَأْكُلْ فَلَا تَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي
أَيُّهَا قَتَلَ. (نسائی، رقم ۴۲۶۸)

حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: تم جب اپنا کتا چھوڑتے ہو تو اللہ کا نام لے کر چھوڑو۔ پھر اگر دیکھو کہ اس نے شکار کو (زندہ پکڑا ہے) مارا نہیں تو اسے اللہ کا نام لے کر ذبح کر لو اور اگر دیکھو کہ مار ڈالا ہے، مگر اس میں سے کچھ کھایا نہیں تو تم اسے کھا سکتے ہو، اس لیے کہ یہ اس نے تمھارے لیے روک رکھا ہے۔ لیکن اگر کھالیا ہو تو اسے کھانا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ پھر اس نے اپنے لیے روکا ہے اور اگر دوسرے کتے بھی اپنے کتے کے ساتھ اس طرح دیکھو کہ انھوں نے شکار کو مار دیا ہے اور اس کو کھایا نہیں تب بھی اسے نہ کھاؤ، اس لیے کہ تم نہیں جانتے کہ ان میں سے کس نے مارا ہے۔

توضیح:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شکاری جانور کے ذریعے سے شکار کرنے والے کو درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے:

- ۱۔ جب وہ شکار پر اپنا سدھایا ہو جانور، مثلاً شکاری کتا وغیرہ چھوڑے تو اسے اللہ کا نام لے کر چھوڑے۔
- ۲۔ اگر وہ کتا اس جانور کو پکڑ لے، لیکن اسے مارے نہیں، تو اسے اللہ کا نام لے کر ذبح کرے اور کھائے۔
- ۳۔ اگر وہ جانور کو مار ڈالے اور اس میں سے خود کچھ نہ کھائے تو وہ اسے کھالے، کیونکہ یہ اس کتے نے اسی کے لیے روک رکھا ہے۔
- ۴۔ البتہ اگر اس کتے نے خود بھی کھایا ہے تو اب اس شکار کو کھانا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ شکار اس نے اپنے لیے روکا ہے۔

۵۔ اگر اس کتے کے ساتھ دوسرے کتے بھی شامل ہو جائیں اور وہ سب مل کر شکار کو ماریں، لیکن اسے کھائیں نہیں، تب بھی وہ اس کو نہ کھائے، کیونکہ اسے معلوم نہیں ہے کہ وہ شکار اس کے اپنے سدھائے ہوئے کتے نے مارا

ہے یا دوسرے آوارہ کتوں نے۔

حرمت کا دائرہ

(۸)

عَنْ بَنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تُصَدِّقُ عَلَى مَوْلَاةٍ لِمَيْمُونَةَ بِشَاةٍ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلَّا أَخَذْتُمْ إِيَّاهَا فَدَبَّعْتُمُوهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهِ فَقَالُوا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ: إِنَّمَا حَرَّمَ أَكْلُهَا. (مسلم، رقم ۸۰۶)

حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ ام المؤمنین ميمونہ رضی اللہ عنہا کی ایک لونڈی کو صدقے میں بکری دی گئی تھی، وہ مر گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں سے گزر ہوا تو آپ نے فرمایا: تم نے اس کی کھال کیوں نہیں اتاری کہ دباغت کے بعد اس سے فائدہ اٹھاتے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ تو مردار ہے، آپ نے فرمایا: اس کا صرف کھانا ہی حرام ہے۔

توضیح:

اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ واضح کیا ہے کہ شریعت نے جس چیز کو جس پہلو سے حرام کیا ہے، وہ چیز بس اسی پہلو سے حرام ہوتی ہے۔ چنانچہ شریعت کے مطابق ہم مردہ جانور کو کھا تو نہیں سکتے، البتہ اس کی کھال وغیرہ اتار کر اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔